بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث"اَنا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیّ بَابُہَا" کی تحقیق

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دریافت یہ کرنا ہے کہ"اَنا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیّ بَابُہَا" حدیث ہے یا نہیں؟اگر حدیث ہے تو یہ کس درجہ کی ہے؟براہِ کرم تسلی بخش جواب عنایت فرمائیے۔

سائل: محمد خالد النعمانی،یوپی۔انڈیا

7409766442

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"اَنا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیّ بَابُہَا" حدیث مبارک ہے،اور یہ تین طرق سے مروی ہیں۔ہر روایت اور اس کے بارے میں محققین کی آراء ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

1:حدیث علی رضی اللہ عنہ

"عن علي أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أنا دار الحكمة وعلي بابها"

(تہذیب الآثار لابن جریر:ج3ص104،حلیۃ الاولیاء لابی نعیم:ج1ص64،جامع الترمذی:باب فضائل علی)

ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

تحقیق السند:

♦ امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری(م310ھ)فرماتے ہیں:

هذا خبر صحيح سنده.

(تہذیب الآثار لابن جریر:ج3ص104)

ترجمہ:

اس روایت کی سند صحیح ہے۔

♦ امام محمد بن عیسیٰ الترمذی (ت 279ھ) فرماتے ہیں:

هذا حديث غريب منكر.

(جامع الترمذی: باب فضائل علی)

ترجمہ:

یہ حدیث غریب منکر ہے۔

2: حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ

1: عن ابن عباس قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : أنا مدينة العلم وعلي بابها فمن أراد العلم فليأته من بابه

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج11 ص65 رقم الحدیث 11061)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں، جو علم حاصل کرنا چاہے تو وہ دروازے پر آجائے۔

تحقیق السند:

♦ علامہ ابوالحسن نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی (ت 807ھ) فرماتے ہیں:

فيه عبد السلام بن صالح الهروى وهو ضعيف .

(مجمع الزوائد: ج9 ص114)

ترجمہ:

اس روایت میں ایک راوی "عبد الرحمٰن بن صالح ھروی" ہے جو ضعیف ہے۔

2: عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : أنا مدينة العلم و علي بابها فمن أراد المدينة فليأت الباب .

(المستدرک علی الصحیحین: ج3 ص137 رقم الحدیث 4637)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہو اور علی اس کا دروازہ ہیں، جو شخص شہر کی طرف آنا چاہے تو وہ دروازے پر آجائے۔

تحقیق السند:

♦ امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم (ت 405ھ) فرماتے ہیں:

هذا حديث صحيح الإسناد و لم يخرجاه.

(المستدرک علی الصحیحین: ج3 ص137 رقم الحدیث 4637)

ترجمہ:

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔

♦ علامہ ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (ت748ھ) فرماتے ہیں:

بل موضوع.

(التلخیص للمستدرک: ج3 ص137 تحت رقم الحدیث 4637)

ترجمہ:

بلکہ یہ موضوع ہے۔

علامہ جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی (ت911ھ) لکھتے ہیں:

وروى الخطيب فى تاريخه عن يحيى بن معين أنه سئل عن حديث ابن عباس فقال : "هو صحيح" ، وقال ابن عدى فى حديث ابن عباس :"إنه موضوع" ، وقال الحافظ صلاح الدين العلائى : قد قال ببطلانه أيضًا الذهبى فى الميزان وغيره ولم يأتوا فى ذلك بعلة قادحة سوى دعوى الوضع دفعا بالصدر ، وقال الحافظ ابن حجر فى لسانه : "هذا الحديث له طرق كثيرة فى مستدرك الحاكم أقل أحوالها أن يكون الحديث أصلا فلا ينبغى أن يطلق القول عليه بالوضع" ، وقال فى فتوى هذا الحديث : "أخرجه الحاكم فى المستدرك وقال : إنه صحيح وخالفه ابن الجوزى فذكره فى الموضوعات وقال : إنه كذب والصواب خلاف قولهما معا وأن الحديث من قسم الحسن لا يرتقى إلى الصحة ولا ينحط إلى الكذب ، وبيان ذلك يستدعى طولا ولكن هذا هو المعتمد فى ذلك" انتهى . وقد كنت أجيب بهذا الجواب دهرا إلى أن وقفت على تصحيح ابن جرير لحديث على فى تهذيب الآثار مع تصحيح الحاكم لحديث ابن عباس فاستخرت الله وجزمت بارتقاء الحديث من مرتبة الحسن إلى مرتبة الصحة - والله أعلم.

(جامع الاحادیث: ج29 ص117)

ترجمہ:

خطیب بغدادی نے اپنے تاریخ میں یحییٰ بن معین کے بارے میں نقل کیا کہ جب ان سے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ (میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں) کے بارے میں سوال ہوا تو انہوں نے فرمایا: ”یہ حدیث صحیح ہے۔“ ابن عدی کہتے ہیں: ”حدیث ابن عباس موضوع ہے۔“ حافظ صلاح الدین العلائی کہتے ہیں: ”اس حدیث کو علامہ ذہبی نے میزان میں باطل کہا ہے اور کئی حضرات نے بھی ایسا حکم لگایا لیکن یہ حضرات (بشمول علامہ ذہبی) اس پر کوئی دلیل نہ لا سکے سوائے وضع کے دعویٰ کے جو خود انہی کا اپنا خیال ہے۔“ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں کہا ہے: ”اس حدیث کے کئی طرق ہیں جو مستدرک حاکم میں ہیں کم از کم درجہ یہ ہے کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے، لہٰذا اس پر موضوع ہونے کا حکم نہیں لگا سکتے۔“ ابن الجحر

عسقلانی نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا: "اس حدیث کو حاکم نے مستدرک میں ذکر کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن ابن جوزی نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے اور کہاہے کہ یہ جھوٹی روایت ہے لیکن صحیح بات ان دونوں حضرات (امام حاکم اور حافظ ابن الجوزی) کی بات کے برعکس ہے اور یہ حدیث حسن کی قسم ہے جو نہ تو درجہ صحت کو پہنچتی ہے اور نہ ہی اسے جھوٹ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کی تفصیل تو بہت لمبی ہے لیکن جو بات بیان کر دی ہے یہی صحیح ہے۔" ابن حجر عسقلانی کی بات یہاں ختم ہوئی۔ میں (علامہ سیوطی) یہی جواب ایک عرصہ تک دیتا رہا یہاں تک کہ مجھے پتا چلا کہ علامہ ابن جریر نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی "تہذیب الآثار" میں تصحیح کی ہے اور ساتھ ساتھ یہ کہ یہ امام حاکم بھی حدیث ابن عباس کی تصحیح کر چکے تھے۔ پھر میں نے اللہ سے استخارہ کیا اور اس موقف پر پختگی اختیار کی کہ یہ حدیث درجہ حسن سے درجہ صحت کو پہنچتی ہے۔

ملا علی بن سلطان محمد القاری (ت 1014ھ) مرقات شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں:

قال الحافظ أبو سعيد العلائي الصواب أنه حسن باعتبار طرقه لا صحيح ولا ضعيف فضلا عن أن يكون موضوعا ذكره الزركشي وسئل الحافظ العسقلاني عنه فقال إنه حسن لا صحيح كما قال الحاكم ولا موضوع كما قال ابن الجوزي.

(ج 17 ص 444 باب مناقب علی رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:

حافظ ابو سعید العلائی فرماتے ہیں: یہ حدیث اپنے تمام طرق کے اعتبار سے حسن درجہ کی ہے؛ نہ اس کو بالکل صحیح کہہ سکتے ہیں ہے اور نہ بالکل ضعیف، موضوع کہنا تو بہت دور کی بات ہے۔ یہ بات علامہ زرکشی نے فرمائی ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث بالکل صحیح بھی نہیں جس طرح حاکم نے کہا اور بالکل موضوع بھی نہیں جیسا کہ ابن الجوزی نے کہا (یعنی حسن درجہ کی ہے)

3: حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

عن عبد الرحمن بن عثمان التيمي قال : سمعت جابر بن عبد الله يقول : سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول : أنا مدينة العلم و علي بابها فمن أراد العلم فليأت الباب.

(المستدرک علی الصحیحین: ج 3 ص 138 تحت رقم الحدیث 4639)

ترجمہ:

عبد الرحمٰن بن عثمان التیمی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا: میں علم کا شہر

ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں، جو شخص علم حاصل کرنا چاہے تو وہ دوازے پر آجائے۔

♦ امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم (ت405ھ) فرماتے ہیں:

إسناد صحيح.

(المستدرک علی الصحیحین: ج3 ص137 تحت رقم الحدیث4638)

ترجمہ:

اس کی سند صحیح ہے۔

♦ وسكت عليه الذہبی.

(التلخیص للمستدرک: ج3 ص138 تحت رقم الحدیث4639)

ترجمہ:

علامہ ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (ت748ھ) نے اس تصحیح پر سکوت فرمایا:

خلاصہ کلام و آراء محدثین وناقدین:

یہ حدیث بحیثیت جمیع طرق درجہ حسن کی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

09- محرم 1443ھ

18- اگست 2021ء